لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورۃ الاحزاب - ۴۰) ترجمہ۔ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔
قَالَ رَسُولُ اللّٰہ اَنَا خَاتَمُ النَّبِینَ لا نَبِّی بَعدِیْ (ترمزی جلد ۲، ابواب الفتن، باب مأ ء لا تقوم السا عته حتی یخرج) ترجمہ۔ رسول اللہ نے فرمایا 'میں نبیوں کا خاتم میرے بعد کوئی، کسی بھی قسم کا نبی نہیں'

بُلِٹن مئی ۱۹۹۹ء

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یو کے شاخ)

دارالسلام، ۱۵ اسٹینلے ایونیو، ویمبلے، یو کے، ایچ اے ۰ - ۹ جے کیو

فون نمبر 0181 903 2689 / 0181 900 2348

مئی میٹنگ

اسلام علیکم۔

آپ سے درخواست ہے کہ جماعت کی ہر میٹنگ میں خود بھی شامل ہوں اور دوسرے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی اپنے ساتھ لائیں۔

جائے وقوع:۔ دارالسلام

تاریخ:۔ ۲ مئی ۱۹۹۹ء

وقت:۔ ۳ بجے بعد دوپہر

موضوع:۔ نبیوں کی ایذا دہی

اعلانات

احمدیہ قبرستان

آپ سب کو یہ سُن کر خوشی ہوگی کہ جماعت نے اپنے قبرستان کے لئے ووکنگ کے نزدیک بروک وڈ میں جگہ لے لی ہے۔ فی الحال یہاں بیس میتیں دفنائی جاسکیں گی۔ جگہ کی قیمت ۲۵ ہزار پونڈ طے پائی ہے اور دس ہزار پونڈ ادا کر دیا گیا ہے۔ بقایا پندرہ ہزار پونڈ جولائی تک ادا کرنے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ضرورت پڑنے پر جماعت سے رابطہ قائم کریں۔

انگریزوں کے ایجنٹ

حضرت مرزا غلام احمدؒ اور جماعت احمدیہ کو انگریزوں کا ایجنٹ کہنا ایک فیشن بن چکا ہے۔ لیکن آج تک اپنے گریبان میں منہ ڈال کر کسی نے نہیں دیکھا۔ تقسیم کے وقت فوج اور سول سروس جو پاکستان کے حصے میں آئی اُس میں کام کرنے والے بھی انگریزوں کے وفادار تھے۔ اُنہیں انگریزوں کا ایجنٹ کیوں نہیں کہا جاتا۔ سر سید احمد خان صاحب، جو علی گڑھ یونیورسٹی کے بانی تھے، اُنہیں انگریزوں نے 'سر' کا خطاب دیا۔ سر محمد اقبال، جنہیں مفکر پاکستان کہا جاتا ہے، اُنہیں بھی انگریزوں نے 'سر' کا خطاب دیا۔ یہ حضرات انگریزوں کے دیئے ٹائیٹل لینے سے انکار بھی کر سکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ کیا وُہ بھی انگریزی ایجنٹ

تھے؟ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے سارے مسلمان، ماسوائے حضرت مرزا غلام احمد صاحبؒ، انگریزوں کے دشمن تھے۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو انگریزوں نے مسلمانوں میں جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے کھڑا کیا تھا۔ حیرت کی بات ہے کہ ایک طرف تو حضرت صاحب کو کافر کہا جائے اور ساتھ ہی ایک ایسے انسان کے، جس کو آپ کافر کہتے ہیں، یہ کہنے پر کہ حکومت انگریزی سے جنگ کو اسلامی اصطلاح میں جہاد نہیں کہا جا سکتا ہندوستان کے سارے مسلمان انگریزوں سے نہ لڑیں۔ اگر غیر احمدی مسلمانوں کے نزدیک انگریزوں سے جہاد بمعنی قتال جائز تھا تو آپ جا کر انگریزوں سے لڑتے۔ روکا کس نے تھا۔ حضرت صاحب کو نہ تو انگریزوں نے کوئی ٹائیٹل دیا اور نہ ہی کوئی جاگیر۔ یہ سب کچھ تو انگریز غیر احمدی مسلمانوں کو نوازتے رہے! انگریزوں سے خطاب اور جاگیریں پانے والے تو اُن کے ایجنٹ نہ تھے۔ اگر کوئی انگریزوں کا ایجنٹ تھا تو وہ حضرت مرزا صاحبؒ تھے! وہی مرزا غلام احمد جس نے عیسائی مذہب کے پرخچے اُڑا دیئے اور ملکہ وکٹوریہ تک کو دعوت اِسلام دی۔ آپ یہ ہی بتا دیں کہ کیا سر سید احمد خان، سر محمد اقبال، قائداعظم محمد علی جناح، شبلی وغیرہ نے انگریزوں کے خلاف جہاد بالسیف کا اعلان کیا تھا۔ یہ ہی بتا دیں کہ کب اور کہاں مولانا مودودی نے انگریزوں کے خلاف جہاد بالسیف کیا تھا۔ سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید انگریزوں کے زیر تسلط سارا ہندوستان گزر کر پنجاب سکھوں سے جہاد کرنے گئے۔ لیکن راستے میں انگریزوں کے خلاف تو انہوں نے جنگ نہ کی۔

یہ بھی بتائیں کہ میر جعفر سُنّی تھا کہ احمدی۔ میر صادق کون سے فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ بہادر شاہ ظفر کا بیٹا جو ایسے وقت جب باپ انگریزوں سے جنگ کر رہا تھا، دشمن سے قلعہ کا دروازہ کھولنے کی ساز باز کر رہا تھا۔ کیا وہ احمدی تھا؟ ہم کس کس کا نام لیں۔ گو

حضرت صاحب نے یہ ضرور کہا کہ انگریزوں کے خلاف جنگ کو شرعی طور پر جہاد نہیں کہا جاسکتا۔ آپ نے یہ کبھی نہیں کہا تھا کہ مسلمان آزادی حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اور دیگر وجوہات کے علاوہ آپ نے انگریزوں کے خلاف جنگ نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی دی کہ مسلمانوں کے پاس جنگ کے وسائل نہیں اور بلا وسائل جنگ مول لینا جہاد نہیں ہلاکت ہے اور اسلام ہلاکت کی اجازت نہیں دیتا۔ کیا حضرت صاحب کا یہ فرمانا غلط تھا۔ اول تو کوئی جہاد کے لئے بھاگا جا ہی نہیں تھا اور اگر کوئی جانا بھی چاہتا تو پیسہ، اسلحہ، بارود کہاں سے آتا اور ٹریننگ کون دیتا۔ آزادی کو پچاس برس گزرنے کو ہیں ابھی تک تو ہم کسی بھی چیز میں خود کفیل نہیں ہو سکے۔ آزادی سے پہلے یہ وسائل کون مہیا کرتا۔

کیا حضرت قائداعظم نے بھی نہ کہا تھا کہ ہم نے انگریزوں سے جنگ کر کے نہیں گفت وشنید سے آزادی حاصل کرنی ہے۔ عجیب بات ہے کہ جو بات کہنے پر قائداعظم کی تعریف کی جاتی ہے حضرت مرزا صاحب وہی بات کہیں تو ان کو مورد عتاب ٹھہرایا جاتا ہے۔ حال ہی میں محترم وکیل انجم صاحب نے ایک کتاب (۱) شائع کی ہے اور اِس میں مصنف نے اُن تمام خاندانوں کی تفصیل دی ہے جو انگریزوں کی حکومت کو تقویت پہنچاتے رہے۔ مثال کے طور پر اِس کتاب سے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔

۱:۔ فاروق احمد لغاری (سابق صدر پاکستان) کا خاندان

۱۸۴۸ء۔۔۔ میں جب ایڈورز نے سکھوں کو شکست دی۔۔ سردار جلال خان لغاری انگریزوں خدمت میں اپنے ۸۰ جانثاروں کے ساتھ حاضر ہوا اور اُنہیں اپنی وفاداری کا مکمل یقین دلایا۔۔۔۔ سردار حیدر خان لغاری ۱۸۷۵ء میں رابرٹ سنڈیمن کے ساتھ قلات کی مہم پر بھی گئے جس سے خوش ہو کر انہیں مجسٹریٹ کے اختیارات واپس لوٹا دیئے۔۔ اور اُنہیں نواب کے خطاب سے بھی انگریز سرکار نے نوازا۔ سردار جمال خان لغاری (۲) ۔۔۔ نے جنگ عظیم کے دوران دس ہزار روپیہ گورنمنٹ فنڈ اور اَسّی افراد فوج میں بھرتی کرائے تھے۔(۳)

۲:۔ فیروز خان نون (سابق وزیر اعلیٰ پنجاب، گورنر مشرقی پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان) کا خاندان

نون خاندان کا سربراہ خان بہادر ملک محمد حاکم خان ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ملک فتح شیر ٹوانہ کے رسالے میں شامل تھا جہاں اُس نے Har-naul,Hissar,Bangali کے علاوہ کئی شورشوں میں انگریزوں کا ساتھ دیا۔۔۔ ۱۸۵۷ء میں انہوں نے جو خدمات انجام دی تھیں، جس کے صلہ میں اُن کے لئے بہت بڑی جاگیر اور ۲۷۵ روپے سالانہ انعام مقرر کیا تھا۔۔۔۔ ۴

۳:۔ ملک امیر محمد خان، نواب کالاباغ (سابق گورنر مغربی پاکستان) کا خاندان

جب انگریز آئے تو علی یار خان نے اُن کی بھی مخالفت نہ کی۔۔۔۔ ایڈورڈ کو بوں اور دلیپ گڑھ کی مہمات میں سکھوں کے مقابلے میں سامان رسد اور گھڑ سواروں کی کمی نہ آنے دی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں۔۔۔ مظفر خان اور اُس کے بیٹے نے ایک دستہ جو سیکڑوں جانثاروں پر مشتمل تھا ایڈورڈز کی کمان میں دے دیا۔۔۔ جس کے صلہ میں مظفر خان کو خان بہادر کے لقب سے نوازا گیا۔۔۔۔ ملک عطا محمد (نواب امیر محمد خان کے والد) نے جنگ عظیم میں ایک لاکھ ایڈوانس۔۔۔۔ جمع کرائے تھے اِس کے علاوہ لڑنے کے لئے ہزاروں سپاہیوں کا تحفہ بھی اُنہیں پیش کیا تھا۔۔۔ اُنہیں خان بہادر کا خطاب دیا گیا اس کے علاوہ اُنہیں اور بہت سے میڈل عطا کئے گئے۔(۵)

۴:۔ میاں مشتاق احمد گورمانی (سابق گورنر مغربی پاکستان) کا خاندان

میاں شیخ احمد۔۔۔۔ نے انگریزوں کی وفاداری میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی جس کے عوض اُنہیں خلعت اور پنشن دی گئی۔ میاں مشتاق احمد گورمانی، شیخ احمد کے بھتیجے تھے(۶)

پاکستان بننے کے بعد پاکستان کے صاحب اقتدار کیا گل کھلاتے رہے۔ سُنیں "جنوری ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں نیو یارک ٹائمز نے یہ سنسنی خیز خبر شائع کی کہ غیر ملکی جاسوسی کا ادارہ سی آئی اے اپنے خفیہ فنڈز سے تیسری دنیا کے ترقی پذیر ممالک کے بعض اخبارات، مذہبی و سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں کو ہر سال کروڑوں ڈالر کی بھاری رقم فراہم کرتا ہے۔۔ بعض اخباری اطلاعات کے مطابق جن مذہبی و سیاسی جماعتوں اور اُن کے رہنماؤں کے نام نیو یارک ٹائمز نے ظاہر نہیں کئے اور جو کمشن کی رپورٹ میں ہیں، پاکستان کی دو نیم مذہبی و نیم سیاسی جماعتیں بھی شامل ہیں اور جس سربراہ مملکت کو ۱۴ سال کے دوران ۹ لاکھ ساٹھ ہزار ڈالر کی رقم سیاسی رشوت کے طور پر دی گئی وہ صدر ایوب تھے۔۔ اُنہیں ستر ہزار ڈالر سالانہ تا حیات ملتے رہے" ۷

صفحہ نمبر ۲۷۲ سے لے کر صفحہ ۲۷۷ تک مصنف نے "ربوہ کے مرزائی" کے عنوان سے جماعت احمدیہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ لیکن اِس مضمون میں وہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو انگریزوں نے کوئی جائداد یا کوئی خطاب دیا ہو۔

ہم نے تو صرف پنجاب کے چند خاندانوں کا ذکر کیا ہے۔ لیکن کتاب میں تو پنجاب کے سب بڑے بڑے خاندانوں کا ذکر ہے۔ کیا یہ سب انگریزی ایجنٹ ہیں؟

انگلستان میں ریجنٹ پارک مسجد کی کہانی مسجد والوں کی اپنی زبانی سُن لیں۔ "اسلامک کلچر سنٹر جس میں لندن کی مرکزی مسجد بھی شامل ہے ۱۹۴۴ء سے قائم ہے۔ اِس کی سرکاری رسم افتتاح ہز میجسٹی شاہ جارج ششم نے نومبر ۱۹۴۴ء میں ادا کی تھی۔ ۲ء۳ ایکڑ کا یہ قطعہ جو کہ ریجنٹ پارک میں ہنوور گیٹ سے مُلحق ہے اس کو حکومت برطانیہ نے انگلستان کے مسلمانوں کو غیر مشروط تحفہ دیا تھا ایک مسجد اور کلچرل سنٹر بنانے کے لئے تاکہ وہ اپنے مذہبی شعائر ادا کر سکیں۔ ایک مسجد کمیٹی جس میں برطانیہ کے مُختلف مشہور مسلمان اور انگلستان میں رہائش پذیر مسلمان سفیر شامل تھے اُنہوں نے انتہائی تشکر کے ساتھ یہ تحفہ قبول کر لیا۔ اصل میں یہ تحفہ اُن ہزاروں ہندوستانی مسلمانوں کی خدمات کا صلہ تھا جنہوں نے سلطنت برطانیہ کے دفاع میں اپنی جانیں قربان کی تھیں۔" مزید لکھا ہے "۲۴ اکتوبر ۱۹۴۰ء چرچل کی کابینہ جنگ نے لندن میں مسجد کے لئے زمین حاصل کرنے کے لئے ایک لاکھ پونڈ تک کی منظوری دی۔" (۸)

کہا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے احمدیوں کو ووکنگ مسجد سے تبلیغ کی اجازت صرف اِس لئے دی کہ احمدی انگریزوں کے ایجنٹ ہیں۔ عجیب بات ہے کہ ایجنٹ ہم لیکن جس حکومت کے ہم ایجنٹ ہیں وہ لاکھ پونڈ ہمارے دشمنوں کو دے رہی ہے۔ لیکن اِس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے کہ سلطنت برطانیہ کے دفاع کے لئے اُس کے ایجنٹ جانیں نہیں قربان کر رہے بلکہ وہی لوگ جو ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے بھاگے چلے جا رہے تھے! دوستو دیکھو خدا کس طرح تمہارے ہاتھوں مرزا غلام احمد کی بریت کروا رہا ہے اور یہی دلیل اُس کی سچائی ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

حوالے

۱:۔ پنجاب کے فرعون۔ پنجاب کے جاگیرداروں کے عروج و زوال کی کہانی شائع کردہ فیروز سنز لاہور

۲:۔ سابق صدر پاکستان فاروق احمد لغاری کے دادا

۳:۔ ص ۱۲۴ تا ۱۲۶

۴:۔ ص ۳۳۹

۵:۔ ص ۴۲۳

۶:۔ ص ۱۶۲

۷:۔ ص ۷۵

۸:۔ دیکھیں اسلامک کلچر سنٹر کی اپنی ویب سائٹ پر ریجنٹ پارک مسجد کی تاریخ پر مضمون